أَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

دار الامان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

نمبر ٹیلیفون ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عـــہ
ششماہی ۔ ہجر
۳ ماہی ۔ ۱۲/
بیرون ہند سالانہ عـلـہ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۲۸

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۳ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ مئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ پیچش ناساز ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو گلے میں درد کی شکایت ہے ۔ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بوجہ بخار و زکام بدستور ناساز ہے ۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے ۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کل بعد نماز عشا محلہ دار البرکات میں اور آج بعد نماز مغرب محلہ دار الرحمت میں اور بعد نماز عشاء محلہ دار الفضل میں ناخواندہ اصحاب کی تعلیم کے انتظامات کا معائنہ کرنے کے لئے دورہ کیا ۔ اور محلہ دار الرحمت سے محلہ دار الصحت کے ناخواندہ لوگوں کو پڑھانے کے لئے والنٹیرز طلب کئے ۔

چودھری محمد اسمٰعیل صاحب کاٹھ گڑھی محلہ دار الفضل کی والدہ صاحبہ جو صحابیہ تھیں ۔ تپ محرقہ سے بعمر ۷۵ سال وفات پا گئیں ۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا ۔ اور مرحومہ کو صحابہ کے قطعہ میں دفن کیا گیا ۔ احباب ترقیات درجات کے لئے دُعا کریں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تاریکی سے بھرے ہوئے آخری زمانہ کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ

" جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں ۔ جبکہ وہ سب مہیا کر دیئے جاتے ہیں ۔ تو پھر رُوح کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے ۔ وُہ کیوں مہیا نہ ہونگی ۔ خدا تعالےٰ رحیم غفور اور ستار ہے ۔ اس نے روحانی بچاؤ کیواسطے بھی تمام سامان مہیا کر دیئے ہیں ۔ انسان کو چاہیئے ۔ کہ روحانی پانی کو تلاش کرے ۔ تو وُہ اُسے ضرور پالیگا ۔ اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے ۔ تو وُہ اُسے ضرور دی جائے گی جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے ۔ ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے ۔ لیکن تلاش شرط ہے ۔ جو تلاش کریگا ضرور پائیگا خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کرے گا ۔ خدا تعالےٰ اس سے ضرور راضی ہو جائے گا ۔

یہ آخری زمانہ تھا ۔ اور تاریکی سے بھرا ہوا تھا ۔ اس زمانہ کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا ۔ کہ اس زمانہ میں ایک آفتاب نکلے گا ۔ مولوی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے ۔ کہ اس زمانہ میں تقوےٰ کی کیا حالت ہو رہی ہے ۔ ایک آدمی نے چار روپے کے زیور کے پیچھے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا ۔ ان مولویوں سے جو ہم پر کفر کا فتوےٰ لگاتے ہیں ۔ کوئی یہ پوچھے ۔ کہ کیا ہم کلمہ نہیں پڑھتے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ہم ہندو عیسائی وغیرہ ہر ایک سے بدتر ہیں ۔ اصل بات یہ ہے ۔ کہ یہ مولوی لوگ طمع نفسانی کے بندے ہیں ۔ ایک شخص نے مجھے خوب کہا تھا ۔ کہ ان مولویوں کا خاموش کرانا کیا مشکل تھا ۔ آپ ان سب کو بُلا کر دو دو روپے دیدیتے ۔ تو سب خاموش ہو جاتے ۔ اور کوئی بھی آپ کی مخالفت نہ کر سکتا ۔ میں نے کہا ۔ کہ ہم نے تو ان لوگوں کے تقوےٰ پر بھروسہ کیا تھا ۔ ہمیں کیا معلوم تھا ۔ کہ ایسے نفسانی بندے نکلیں گے ۔ یہ تو منبروں پر کھڑے ہو کر کہا کرتے تھے ۔ کہ موسےٰ کہاں اور عیسےٰ کہاں ۔ ہمیں کیا معلوم تھا ۔ کہ باوجود ایسے خطبے پڑھنے اور سنانے کے یہ وفات مسیح پر ایسے مشتعل ہونگے ۔ کہ گویا تمام دار و مدار اسلام کا حضرت عیسےٰ کی زندگی پر ہے ۔ لیکن یہ لوگ جو چاہیں ۔ سو کر لیں ۔ اب تو خدا تعالےٰ کا ارادہ ہو چکا ہے ۔ کہ شیطان کو ہلاک کر دے ۔ شیطان کی یہ آخری جنگ ہے ۔ اور وُہ ضرور ہلاک ہوگا ۔ وُہ ضرور قتل کیا جائے گا ۔ شیطان نے بھی حیات مسیح میں پناہ لی ہے ۔ مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتھ ہی شیطان بھی ہلاک ہو جائے گا ۔ شیطان نے پادریوں کے ہاں ۔ اور ان کے حامیوں کے ہاں بسیرا کیا ہے مگر خدا کے مسیح کے ساتھ ملائک اور راستباز لوگ جمع ہو رہے ہیں ۔ جبکہ اسلام کی مخالفت میں ہر طرح کا زور دکھایا جا رہا ہے "

(بدر ۱۶ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء)

قادیان میں دوسرا یوم عمل اجتماعی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے اس ماہ کی آخری جمعرات یعنی ۲۵ مئی ۱۹۳۹ء کو یوم عمل اجتماعی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ قادیان اور اس کے نواحی دیہات ننگل باغباناں۔ قادر آباد۔ بھینی۔ کھارا اور احمد آباد کے احمدی احباب کو بھی اس میں شریک ہونے کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اب کے پہلے سے زیادہ کام کیا جائے۔

مہتمم شعبہ وقار عمل

میٹریکولیشن کے امتحان میں ایک احمدی لڑکے کی شاندار کامیابی

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ اب کے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن میں ایک احمدی طالب علم راجہ محمد اکرام اللہ خان ابن ڈاکٹر علم الدین صاحب رئیس آف کڑیانوالہ ضلع گجرات مسلمان طلباء میں سے اول رہے اور انہوں ۷۲۲/۸۵۰ نمبر حاصل کئے۔ یونی ورسٹی میں وہ سیکنڈ ہیں اول رہنے والے طالب علم کے حاصل کردہ نمبر ۷۳۰/۸۵۰ ہیں۔ عزیز موصوف ورنیکلر مڈل کے امتحان میں بھی پنجاب بھر میں اول رہا تھا۔ عزیز کو یہ کامیابی مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ اسے کامیاب زندگی عطا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فیوض شامل حال رکھے۔ اور سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گزارش

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کے مطابق تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے غیر احمدی دوستوں کے طبقہ میں اخبارات جاری کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے امید واثق ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سعید الفطرت اصحاب کی طبائع میں نمایاں تبدیلی ہوگی۔ لیکن اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے تعاون کی ضرورت ہے۔ امید ہے احباب خلوص دل سے مدد فرمائیں گے۔ اور مندرجہ ذیل قسم کے ایڈریس کی لسٹ بہت جلد (زیادہ سے زیادہ سات دن تک) ارسال فرمائیں گے:

(۱) معزز غیر احمدی اصحاب جن کے متعلق یقین ہو کہ اخبار سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں گے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقعہ دیں گے۔ اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ پتہ جات کی لسٹ علاقہ کے چیدہ چیدہ مقامات پر مشتمل ہو۔ تاکہ تبلیغ سارے علاقہ میں پھیل سکے:

(۲) ایسی لائبریریاں جہاں لوگ کثرت سے مطالعہ کے لئے جاتے ہوں:

(۳) سکولوں اور کالجوں کی لائبریریاں جہاں لڑکوں کے مطالعہ کے لئے ریڈنگ روم بھی ہوں

(ضروری نوٹ) ہندوستان کے صوبہ جات میں جہاں جہاں اردو زبان بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ وہاں کے دوست بھی ان امور کی اطلاع بہت جلد بھجوائیں:

انچارج تحریک جدید

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حسب ذیل مزید اصحاب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

(۱) میاں محمد اسماعیل صاحب محلہ دارالبرکات:۔ (۱) موئے مبارک رنگ سرخ (۲) ایک چاقو ایک پھل والا (۳) ایک زنجیر گھڑی

(۲) سردار عبد الرحمن صاحب بی۔ اے:۔ (۱) چند خطوط (۲) ایک مسودہ کشتی نوح کا جس کے چند اوراق حضور کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔

(۳) منشی محمد الدین صاحب مختار:۔ حضرت اقدس کے کوٹ کا ایک ٹکڑا

(۴) ملک نصر اللہ خان صاحب:۔ کپڑا گرم پاجامہ کا اندازاً ۶ × ۶ انچ

(۵) آمنہ بی بی عرف حیمی محلہ دارالرحمت:۔ (۱) ایک ٹکڑا کوٹ کا (۲) چند بال

(۶) پیر خلیل احمد صاحب:۔ ایک رومال

(۷) بشیر احمد صاحب بھٹی:۔ (۱) تھوڑا سا تریاق الٰہی (۲) گرم کوٹ کا ایک ٹکڑا

(۸) سید محمد عبد اللہ صاحب دارالفضل:۔ خاکی گرم قمیص کا ٹکڑا اور روئی کے چند پرزے

(۹) سید عبد الرحمن شاہ صاحب امریکہ:۔ 〃

(۱۰) سید عبد الرحیم صاحب دارالفضل:۔ 〃 روئی کے چند پرزے

(۱۱) کلثوم بانو صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب:۔ 〃

(۱۲) فاطمہ بانو صاحبہ اہلیہ محمد یحییٰ خانصاحب:۔ 〃

(۱۳) نصرت بانو صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عطاء الدین صاحب:۔ 〃

(۱۴) امۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ شریف احمد خانصاحب:۔ 〃

(۱۵) مبارکہ نیر صاحبہ اہلیہ محمد احمد خان صاحب:۔ 〃

(۱۶) حمیدہ نیر صاحبہ اہلیہ مولوی عبد الکریم صاحب:۔ 〃

(۱۷) میاں طفیل احمد صاحب:۔ حضرت اقدس کے دست مبارک کا ایک قو

(۱۸) سید محمد ہاشم صاحب بخاری:۔ (۱) کرتہ سالم ململ کا (۲) حضور کے ایک اعلان کا دستخطی مسودہ کارڈ سائز سے کچھ بڑا (۳) کونین تھوڑی سی مقدار میں (۴) ایک تصنیف مبارک کے مسودہ کے اوراق ۲۰ صفحہ (۵) حضور کی چند تصنیفات کہ جن پر حضور کے دستخط ثبت ہیں۔

(۱۹) حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام۔ لنگی چار خانہ سرخ ڈورہ والی

(۲۰) میاں صاحبدین صاحب ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ:۔ موئے مبارک

(۲۱) چودھری ظہور احمد صاحب محلہ دارالرحمت۔ رسالہ کشف الغطاء جس پر حضور کے دستخط موجود ہیں

(۲۲) منشی امام الدین صاحب 〃 〃 گرم کوٹ کا ایک ٹکڑا

(۲۳) میاں خیر دین صاحب ولد میاں وزیر خان صاحب:۔ (۱) بال مبارک (۲) ایک چہار خانہ کوٹ

(۲۴) ملک بشیر علی صاحب ٹھیکہ دار حیدر آباد:۔ قمیص کا ایک ٹکڑا ۱۰ × ۴ انچ

(۲۵) مرزا محمد حسین صاحب:۔ ایک رقعہ کی پشت پر حضور کا لکھا ہوا جواب

(۲۶) میاں فضل الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ بنگہ ضلع جالندھر:۔ (۱) بال مبارک رنگ حنائی چار انچ ایک عدد (۲) بال مبارک برنگ سیاہ ۱/۲ ۰ عدد (۳) بال مبارک برنگ حنائی طول نصف انچ تا ایک انچ ۳۷ ۱/۲ عدد (۴) ململ ایک مستعمل کرتہ (۵) ململ کا ایک دوپٹہ جو مولوی رحمۃ اللہ صاحب باغانوالے حضرت اقدس کے پاؤں مبارک کے نیچے بچھایا کرتے تھے۔ (۶) منی آرڈر کی رسیدیں ۲۰ عدد (۷) حقیقۃ المہدی کا ایک نسخہ جس پر حضرت اقدس کے دستخط موجود ہیں۔

(۲۷) مولوی نیاز محمد صاحب کال ڈسپنسر پپالپور ضلع منٹگمری:۔ موئے مبارک

ناظر تالیف و تصنیف

413

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

گاندھی جی کے اصول کی ناکامی کی زنجیر مکمل ہو گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاندھی جی نے انگریزوں سے حکومت ہند حاصل کرنے اور سوراجیہ قائم کرنے کے لئے جتنے بھی طریق اختیار کئے۔ اور جو جو اصول قائم کئے وہ ایک ایک کرکے سب ناکام ہو چکے ہیں۔ اور نہایت عبرتناک ناکامی کا موجب بن چکے ہیں اور گاندھی جی کا ان سے دستبردار ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ خود گاندھی جی بھی ان کی ناکامی کا اعتراف کر چکے ہیں۔ مثلاً بدیشی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ ہے۔ نمک سازی کی مہم ہے۔ حکومت سے عدم تعاون ہے۔ قانون شکنی ہے۔ فاقہ کشی ہے ان میں سے کوئی تحریک بھی زندہ نہیں ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر گاندھی جی کا مایۂ ناز "آہنسا" یعنی عدم تشدد ہے۔ یہ بھی بارہا ناقابل عمل ثابت ہو چکا ہے۔ مگر جب کبھی اس قسم کی کوئی تحریک ناکام ہوئی۔ اور اس کا لازمی نتیجہ نکلا گاندھی جی نے یہ معذرت نامہ شائع کر دیا کہ ان کی تحریک کے تیر بہدف ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ لیکن افسوس کہ عام لوگ پوری طرح اس کی حقیقت کو نہیں سمجھے۔ اور صحیح طور پر اس پر عمل نہیں کر سکے۔ ورنہ کامیابی یقینی تھی۔

آخر ہر بار کی اس عذر خواہی نے لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ کہ خواہ وہ کتنا ہی زور لگائیں۔ اور کتنی ہی سرگرمی دکھائیں۔ گاندھی جی کبھی یہ نہیں کہیں گے کہ ان کی تجویز کے ناقص ہونے کی وجہ سے کامیابی نہیں ہوئی۔ بلکہ ہمیشہ یہی کہیں گے۔ کہ پبلک نے پوری طرح ان کی تجویز پر عمل نہیں کیا۔ اس وجہ سے گاندھی جی کی تمام تحریکیں گوشۂ گمنامی میں جا سوئیں۔ گاندھی جی نے ان میں سے اپنے لئے صرف "اہنسا" یعنی عدم تشدد کو منتخب کیا۔ اور اپنے آپ کو اس کا کامل نمونہ بنا کر دنیا کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دینے لگے۔ اور تمام لڑائی جھگڑوں کے تصفیہ کا واحد ذریعہ ٹھہرانے لگے۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا جب صوبہ سرحد میں گئے۔ تو انہوں نے سرحدی مسلمانوں کو مخاطب کرکے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"میرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ تلوار کے بغیر آدمی بشرطیکہ اس میں "آہنسا" کی طاقت ہو۔ تلواروں سے مسلح آدمیوں کا مقابلہ کر سکتا ہے"

"آہنسا" کی تعریف کے جوش میں گاندھی جی ایسے خود رفتہ ہو گئے کہ اس موقعہ پر بعض ایسی باتیں کہہ گئے۔ جو اسلام پر بالواسطہ حملہ تھیں۔ مثلاً انہوں نے کہا:۔

"جو شخص خدا کو پہچانتا ہے اسے تو ایک چھری کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ایک آدمی جو اللہ کا نام لیتا ہے اور کلمہ پڑھتا ہے۔ ممکن ہے اللہ کا معتقد نہ ہو۔ خدا کا مقرب وہی بندہ ہے۔ جو ہر آتما میں خدا کو دیکھتا ہے۔ ایسا آدمی کسی دوسرے انسان پر تشدد کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہوگا"

پھر کہا:۔

"ہمیں اہنسا پر ایک پالیسی کے طور پر نہیں۔ بلکہ مذہب کے طور پر عقیدہ رکھنا چاہیئے"

ظاہر ہے۔ کہ یہ جو کچھ کہا گیا۔ ایک طرف تو تجربہ اور مشاہدہ عقل اور فکر کے صریح خلاف ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کی تعلیم کے بالکل برعکس۔ مگر گاندھی جی نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور "اہنسا" کو مذہبی عقیدہ قرار دے دیا۔

پھر ایک موقعہ پر تو یہاں تک کہہ دیا کہ:۔

"آدمی اس وقت تک آدمی نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وہ عدم تشدد کے سبق کو گرہن نہ کرے"

(ملاپ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

جب گاندھی جی اپنے آپ کو "آہنسا" (عدم تشدد) کا موجد سمجھتے ہیں۔ اس کی کامیابی پر پورا پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور اسے مذہب کا عقیدہ یقین کرتے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ خود اس پر عمل نہ کریں۔ اور اپنے آپ کو کامل نمونہ کے طور پر نہ پیش کریں۔ یہ تو وہ اعتراف کرتے ہیں۔ کہ ان کے بتائے ہوئے اصول پر پبلک میں سے کسی نے پوری طرح عمل نہیں کیا۔ اور یہی وجہ ان اصول کی ناکامی کی قرار دیتے ہیں۔ لیکن اگر وہ بھی اپنی کسی تحریک پر عمل نہیں کر سکتے۔ اور خاص کر "آہنسا" یعنی عدم تشدد پر بھی کاربند نہیں رہ سکتے۔ تو صاف طور پر ثابت ہو گیا۔ کہ ان کی تجاویز حقیقت کی دنیا میں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔

اس سلسلہ میں اگر گاندھی جی کا وہ اعلان پڑھ لیا جائے۔ جو انہوں نے حال میں راجکوٹ کے قضیہ کے متعلق شائع کیا ہے۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ گاندھی جی کا عدم تشدد بھی ان کے اپنے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"اب مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ میرا یہ برت آہنسا کے عقیدہ کے سراسر خلاف ہے"

"جو کچھ میں نے اس سلسلہ میں کیا وہ آہنسا کے عقیدہ کے سراسر منافی تھا بہر حال مجھے اپنے قصور اور جرم کا پورا اعتراف ہے"

گویا گاندھی جی نے خود تسلیم کر لیا۔ کہ "آہنسا" کے عقیدہ پر وہ خود بھی قائم نہیں رہ سکے۔ اور انہوں نے سراسر اس کے خلاف کیا ہے اور جب اس کے موجد اور ماہر کا یہ حال ہے اسے مذہبی عقیدہ قرار دینے والے کی یہ کیفیت ہے۔ اس کے سبق کو گرہن نہ کرنے والے کو آدمیت سے خارج کر دینے والے کی یہ حالت ہے۔ تو پھر دنیا میں اور کون ہو سکتا ہے۔ جو اس پر پوری طرح عمل کر سکے۔ اور جس بات پر کوئی بھی عمل نہیں کر سکتا۔ اس پر کامیابی کا انحصار رکھنا انتہا درجہ کی سادہ لوحی نہیں — تو اور کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ گاندھی جی کے تمام اصول اور تمام تحریکیں ایک ایک کرکے ناکام ہو چکی ہیں۔ اور اب کوئی بھی ایسی چیز ان کے پاس نہیں جس پر ناکامی کی مہر وہ اپنے ہاتھوں نہ لگا چکے ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب ایک طرف تو وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "جو ستیہ گرہ کی تحریک سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اگر وہ مجھے ستیہ گرہ کا ماہر خیال کرتے ہیں۔ تو ان باتوں پر وشواش رکھیں۔ جو موجودہ حالت میں تو ہمات سے زیادہ معلوم نہیں ہوتیں" اور دوسری طرف سے انہیں یہ جواب مل رہا ہے۔ کہ "گاندھی جی کا کیا حق ہے۔ کہ وہ اپنے تجربوں کی خاطر دنیا کو پریشان کرتے پھریں۔ راجکوٹ میں انہوں نے تقریباً وہ تمام ہتھیار استعمال کئے جو اپنے اصولوں کے مطابق وہ استعمال کر سکتے تھے۔ انہوں نے سول نافرمانی بھی کرائی۔ ٹھاکر صاحب سے گفت و شنید کرکے بھی دیکھا۔ خود برت بھی رکھا۔ پیرامونٹ پاور سے مداخلت کے لئے اپیل کی" مگر کامیابی نہ ہوئی۔ غرض راجکوٹ کے واقعہ نے اس زنجیر کو مکمل کر دیا۔ جو ایک عرصے سے گاندھی جی کے اصول کی ناکامی کی چلی آ رہی تھی۔ اور یہ آخری کڑی تھی۔

416

مسلمانوں کا عروج کے بعد زوال

اب زوال کے بعد عروج کس طرح حاصل ہو سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام پر ایک وہ زمانہ بھی گزر چکا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی تو آپ کو معلوم ہوا کہ ان کی تعداد عورتوں اور بچوں سمیت سات سو تک پہونچ چکی ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ دن عید سے کم خوشی کا دن نہیں تھا۔ وہ مسرت وانبساط سے اپنے جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ اور بار بار کہتے تھے کہ یا رسول اللہ اب ہمیں کون تباہ کر سکتا ہے! اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں۔

مسلمانوں کے زوال کی پیشگوئی

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے سامنے مسلمانوں کے عروج کے متعلق بعض پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ اور ساتھ ہی کہا کہ جب مسلمان اپنے انتہائی عروج کو پہونچ جائیں گے۔ تو پھر ان پر زوال آ جائیگا قرآن کا ذکر ان میں سے اٹھ جائیگا۔ مساجد ذکر الٰہی سے خالی ہو جائیں گی۔ صلیبی غلبہ کا زمانہ آ جائے گا۔ کفر اور شرک پھیل جائے گا۔ اور مسلمان میری امت کہلاتے ہوئے یہود اور نصاریٰ کی اقتداء کرنے لگ جائیں گے۔ صحابہ کے لئے یہ امر طبعی طور پر بہت حیرت انگیز تھا۔ انہوں نے افسوس سے اس بات کو سنا۔ اور ایک صحابی نے تو کہہ ہی دیا۔ کہ یا رسول اللہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ مسلمان دین سے بے بہرہ کس طرح ہو جائیں گے۔ جبکہ ہم اپنی اولادوں کو قرآن پڑھائینگے اور وہ اپنی اولادوں کو قرآن پڑھائینگی اور اس طرح نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی تعلیم ہم میں چلتی چلی جائے گی۔ تو زوال کس طرح آئے گا۔ اور وہ یہود اور نصاریٰ کی اتباع کیونکر کرینگے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے اس صحابی کی طرف دیکھا اور فرمایا تم نے یہ کیسی بات کہہ دی کیا یہود و نصاریٰ اپنی اولادوں کو تورات نہیں پڑھاتے تھے۔ پھر اگر وہ بگڑ گئے ہیں تو میری امت بگڑنے سے کس طرح محفوظ رہ سکتی ہے ؟

احیاء اسلام کی پیشگوئی

مسلمانوں کے چہروں پر یہ سنکر افسردگی اور ملال کے آثار ظاہر ہو گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس امر کو بھانپ لیا۔ اور آپ نے چاہا۔ کہ اس کے ساتھ ہی انہیں ایک خوشخبری بھی سنا دیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا تم غم کیوں کرتے ہو خدا تعالےٰ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کو بھیجے گا۔ وہ صلیب کو توڑے گا۔ وہ خنزیری صفات کا قلع قمع کرے گا اور ظلم اور جور سے بھری ہوئی دنیا کو ایمان اور امن سے لبریز کر دے گا ایمان بے شک ثریا پر جا چکا ہو گا مگر وہ فارسی الاصل کچھ ایسی زبردست روحانیت اپنے اندر رکھتا ہو گا۔ کہ ثریا سے بھی ایمان کھینچ لائے گا۔ اور تمام لوگوں کو دولت ایمان سے مالا مال کر دے گا۔ صحابہ نے اس نوید جانفزا کو سنکر اطمینان کا سانس لیا۔ اور وہ خدا تعالےٰ کا شکر بجالائے۔ کہ مسلمانوں کی اس المناک حالت میں بھی خدا ان کو فراموش نہیں کرے گا اور وہ ان کی ہدایت کے لئے کوئی آسمانی مسیح اور مصلح مبعوث فرمائے گا۔

ترقی کے بعد تنزل

مسلمانوں نے ترقی کی اور اتنی عظیم الشان کہ آج تک اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ وہ روئے زمین پر غالب آئے۔ وہ اسود و احمر کے مالک بنے۔ وہ سیاہ و سفید کے حکمران کہلائے اور انہوں نے اپنے عدل و انصاف کا دنیا میں ڈنکا بجا دیا۔ لیکن جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس ترقی کے دور کے بعد تنزل کا ایک ہیبت ناک دور شروع ہوا۔ مسلمانوں کی عظمت کا آفتاب غروب ہونے لگا۔ ان کی شوکت کا چاند سیاہ پڑنے لگا۔ اور ان کے عروج کے واقعات قصہ پارینہ بننے لگے۔ مسلمانوں کی حکومتیں آہستہ آہستہ کمزور ہوئیں۔ مسلمانوں کے ایمان آہستہ آہستہ کمزور ہوئے اور مسلمانوں کی تنظیم اور ان کا اتحاد رفتہ رفتہ کمزور ہوا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جن پر کسی زمانہ میں وہ حکومت کر چکے تھے حاکم بن گئے۔ اور وہ خود ان کے محکوم اور تابع ہو گئے۔ ہر خوبی ان کے اندر سے جاتی رہی۔ ہر نیکی نکل کر آسمان کی طرف صعود کر گئی۔ گویا مسلمان ایک جسد بے جان کی طرح رہ گئے۔ قرآن اب بھی ان کے پاس تھا مگر قرآن کے معارف اور علوم سے یہ تہیدست تھے۔ خدا اور رسول کے یہ اب بھی نام لیوا تھے۔ مگر رسمی طور پر نہ کہ حقیقی رنگ میں۔ مساجد اب بھی بھری تھیں۔ مگر ریا کار نمازیوں سے۔ خدا نے عرش سے مسلمانوں کی یہ دردناک حالت دیکھی تو اسے رحم آیا۔ اور اس نے اپنے فضل اور احسان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اپنا ایک مسیح و مہدی قادیان میں نازل فرمایا۔ مگر آہ وہ زندہ امام جو خدا نے ان کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ جس کی اطاعت انہیں پھر ترقی و رفعت سے ہمکنار کر سکتی تھی۔ اس سے مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے مونہہ موڑ لیا۔ اور انکار و تکذیب پر کمربستہ ہو گئے۔ وہ لوگ ہاں وہ خوش قسمت لوگ جو آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے وہ حقیقی اسلام کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ ان کے دل و دماغ قرآنی انوار سے منور ہیں۔ اور ان کے سروں میں وہی سودا سمایا ہوا ہے جو قرون اولےٰ میں مسلمانوں کے سروں میں تھا۔ مگر ان مسلمانوں کی جو اس امام پاک سے وابستہ نہیں جو دردناک حالت۔ المناک کیفیت۔ اور جو روح فرسا صورت ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے ذیل کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں جو ایک "مولانا" کا لکھا ہوا ہے۔ اور جس میں انہوں نے مسلمانوں کی بے دینی اور ان کی اسلام اور قرآن سے بے اعتنائی بے نقاب کی ہے۔

مسلمان کہلانے والوں کی بے دینی

ریاست کپورتھلہ میں ایک تعلیم یافتہ مسلمان نے ادائیگی نماز سے انکار کر دیا۔ اور جب کسی مولوی نے اسے توجہ دلائی۔ تو اس نے توجہ دلانے والے پر ڈنڈے برسائے۔ اس پر بعض اور لوگ اسے سمجھانے کے لئے گئے مگر وہ پھر بھی اپنی اس حرکت سے باز نہ آیا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے "مولانا" لکھتے ہیں :-

وہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ہماری قوم میں ایسے ایک دو نہیں بکثرت لوگ شامل ہیں۔ کریدے نہیں گئے۔ اس لئے ان کا حال چھپا ہوا ہے۔ اور محض گنہ گار مسلمان سمجھ کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اگر کریدے جائیں۔ تو صاف کھل جائے۔ کہ شدید قسم کے منافق ہیں جو مسلمان کی حیثیت سے ہماری قوم میں شامل ہیں۔ مسلمانوں کی معاشرت میں گھسے ہوئے ہیں مسلمانوں میں شادی بیاہ کر رہے ہیں مسلمان بچوں کے معلم ہیں۔ قومی ادارات کے کرتا دھرتا ہیں۔ سیاسی مجالس میں قوم کے نمائندے ہیں۔ غرض ہر جگہ مسلمان کے طور پر لئے جا رہے ہیں۔ یہ نو کروڑ کا عظیم الشان جسم جو آپ کو نظر آ رہا ہے۔ اس کا پھیلاؤ بڑی حد تک اسی ماس اور اسی سوجن کا رہین منت ہے۔ اسی لئے جتنا اس جسم کا پھیلاؤ ہے۔ اتنا اس میں زور نہیں ہے۔ سوجے ہوئے جسم کا موٹاپا قوت کا نہیں۔ الٹا ضعف کا سبب ہوتا ہے۔ مردم شماری کا یہ عدد کثیر در اصل ان منافقین کی تعداد کثیر ہی سے بنا ہے۔ اور اسی نے ہم کو دھوکے میں رکھا ہے ہم اس تعداد کو دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ اللہ اکبر ہم ہندوستان میں نو کروڑ ہیں۔ بھلا اتنی بڑی قوم بھی کہیں بے بس اقلیت ہو سکتی ہے۔ مگر سوچنے کا مقام ہے کہ مسلمان۔ اور نو کروڑ بھی ایک ملک میں موجود ہوں۔ اور پھر ان کے دباؤ سے وہ ملک لرزہ نہ اٹھے۔ ان کے وزن سے اس ملک کا ہر ذرہ ڈوب نہ جائے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہیں یہ بات تصور میں بھی آ سکتی ہے کہ مسلمان اتنی بڑی تعداد میں ہو کر بھی غلام ہوں۔ بے وزن اور بے اثر ہوں۔ یہ در اصل ممکن ہی اس وجہ سے ہوتا۔ کہ اس مردم شماری میں اکثریت منافقوں کی ہے۔ خدا کے قانون سے بغاوت کرنے والے اس میں بھرے ہوئے ہیں۔ اس میں ان لوگوں کی کثرت ہے۔ جن کو خدا کی اور اس کے قانون کی ذرہ برابر پروا نہیں۔ یہ بھاری بھر کم تعداد ایسے بہت لوگوں پر مشتمل ہے۔ جو مہاراجہ کپورتھلہ کے تو چپراسیوں تک کا حکم ماننے سے انکار نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ وہاں سے روٹی بھی ملتی ہے۔ اور جوتی بھی مل سکتی ہے مگر خدا کے بڑے سے بڑے حکم کو بھی ٹھکرا سکتے ہیں۔ اس لئے کہ نہ وہ انہیں روٹی دیتا نظر آتا ہے۔ اور نہ انہیں اس سے کسی سزا کا خوف ہے اس قسم کے منافقین کی کثرت ہی نے ہمیں اس قدر کمزور کیا ہے اگر یہ سب کے سب ہماری جماعت سے نکل جائیں۔ اور حقیقی مسلمان نو کروڑ نہیں۔ نو لاکھ بلکہ اس سے بھی کم رہ جائیں۔ تو خدا کی قسم ہمارا وزن موجودہ حالت سے بدرجہا زیادہ ہوگا۔ اور ہم اب سے بہت زیادہ زور آور ہوں گے۔

مسلمانوں کو درحقیقت [illegible]

اسلام کی تعداد بڑھانے کی جس قدر ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ ضرورت اس کی ہے۔ کہ منافقین کی اس بھرتی سے اپنی جماعت کو صاف کر دیں۔ ان کا نکلنا رحمت ہے۔ اور ان کا شامل رہنا لعنت ہے۔ جن کی گردن خدا کے سامنے اکڑتی۔ اور بندوں کے سامنے جھکتی ہے۔ ان کی ہمیں قطعاً ضرورت نہیں۔ ہم کو صرف ان کی ضرورت ہے۔ جو خدا کے سامنے جھکنے والے اور سب کے سامنے اکڑنے والے ہوں۔ آنکھیں یہ دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہیں۔ کہ جو لوگ قانون الٰہی سے کھلم کھلا باغی ہیں۔ وہ نہ صرف مسلمانوں میں شامل ہیں۔ بلکہ اسلام کے نام سے فائدہ اٹھانے میں سب سے پیش پیش ہیں۔ مسلم قوم کے نام پر حقوق لینے ہوں۔ روٹیاں حاصل کرنی ہوں۔ اعزاز اور مناصب اور کرسیاں طلب کرنی ہوں۔ تو یہ درجہ اول کے مسلمان۔ لیکن اسلامی عقائد اور اسلامی احکام کی پابندی کے لحاظ سے دیکھئے تو کسی درجے کے مسلمان بھی نہیں۔ بلکہ اسلام سے۔ اس کے احکام سے اس کے عقائد سے۔ اس کے شعائر سے۔ غرض ہر چیز سے منحرف۔ اور صرف منحرف ہی نہیں بلکہ علی الاعلان باغی۔ اگر ان لوگوں میں کسی قسم کا اخلاقی احساس موجود ہوتا۔ تو جس وقت یہ اپنے اندر یہ بات پاتے۔ کہ اطاعت پر ان کا نفس آمادہ نہیں ہے۔ تو اسی وقت اپنے غیر مسلم ہونے کا اظہار کر دیتے اور مسلمانوں کی سوسائٹی سے الگ ہو جاتے۔ اس صورت میں ہم ان کو کم از کم انسانی احترام کا مستحق تو ضرور سمجھتے۔ لیکن جو طریقہ انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ انہیں کسی عزت اور کسی احترام کا مستحق نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ منافق اور جاسوس کے لئے دنیا کے کسی قانون میں بھی کوئی حرمت نہیں۔ آزاد قوموں میں ایسے لوگوں کو پھانسی دی جاتی ہے۔ ہم آزاد نہیں۔ تو کم از کم اتنا ہی کر سکتے ہیں۔ کہ ان کو اپنی جماعت سے نکال کر باہر کریں۔ چاہے یہ ہمارے بھائی بند۔ اور عزیز اقارب ہی کیوں نہ ہوں۔

اسلام باپ سے بیٹے کو نطفے میں نہیں ملتا۔ کہ جو مسلمان کے گھر پیدا ہو۔ وہ لامحالہ مسلمان ہی ہو۔ اسلام کوئی نسلی قومیت نہیں ہے۔ کہ جس طرح انگریز بہر حال انگریز رہتا ہے۔ خواہ اس کے عقائد اور اصول حیات کیسے ہی ہوں۔ اسی طرح مسلمان بھی بہر حال مسلمان ہی رہے۔ خواہ وہ قرآن کی تعلیم اور اس کے احکام کا متبع ہو۔ یا نہ ہو۔ جن لوگوں نے مسلمانوں کے یہ معنی سمجھے ہیں۔ اور اس بنا پر وہ اسلام سے باغی ہونے کے باوجود اپنے آپ کو نہ صرف مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں۔ بلکہ مسلم قومیت کے علمبردار اور حقوق مسلمین کے وکیل بھی بنتے ہیں۔ ان سے صاف کہتا ہوں۔ کہ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اسلام محض ایک عقیدہ ایک مسلک۔ اور ایک نظام زندگی ہے۔ جو اس کی صحت و صداقت پر ایمان لا کر اس کا اتباع کرتا ہے وہی مسلمان ہے۔ اور جو اعتقاداً و عملاً اس کا متبع نہیں۔ وہ مسلمان بھی نہیں۔ اس کا باپ اگر اس مسلک کا پیرو تھا۔ تو ضرور مسلمان تھا لیکن اگر وہ خود اس کا پیرو نہیں ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کی جماعت میں اس کا شامل رہنا سراسر ایک جعل ہے۔ مارکس۔ یا لینن کی اولاد اگر سوشلزم کی معتقد نہ ہو۔ تو آپ انہیں محض اس بنا پر سوشلسٹ نہیں کہہ سکتے کہ ان کا باپ سوشلسٹ تھا۔ مسولینی کا بیٹا اگر فاشزم کا معتقد نہ ہو۔ تو آپ اُسے فاشسٹ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ مسولینی کا خون چاہے اس کو نطفے میں ملا ہو۔ مگر فاشزم تو نہیں ملا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کے خطبہ نمبر کی قیمت اڑھائی روپیہ سالانہ کر دی گئی ہے۔ اور اس کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وُہ جلد سے جلد احباب کی خدمت میں پہنچ جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر کیا وجہ ہے کہ اسلام بھی جب اسی طرح ایک نسلی چیز نہیں بلکہ ایک شعوری اور مسلکی چیز ہے تو ان لوگوں کو مسلمان کہا جائے جو مسلمان ماں باپ کی اولاد تو ضرور ہیں۔ مگر نہ اپنے شعور کے اعتبار سے مسلمان ہیں۔ اور نہ مسلک کے اعتبار سے۔ اسی بنا پر تو قرآن نے حضرت نوح کے بیٹے پر انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح کا حکم لگایا ہے۔

اگر کسی دوکان پر آپ ولائتی سودیشی بھنڈار" کا بورڈ لگا دیکھیں۔ یا کسی سوسائٹی کا نام "اشتراکی مہاجنوں کی جماعت" سنیں تو یقیناً آپ کو یہ چیز مضحکہ انگیز معلوم ہوگی۔ کیونکہ یہ صریح تناقض بیان ہے۔ لیکن آپ "اسلامی بینک" اور "اسلامی انشورنس کمپنی" جیسے نام سنتے ہیں اور آپ کو ہنسی نہیں آتی۔ اور نہ اس میں آپ کو کسی قسم کا تناقض محسوس ہوتا ہے آخر اس بے شعوری کی وجہ کیا ہے۔

صرف یہ کہ اسلام کے متعلق آپ کا تصور بالکل غلط ہے۔ آپ مسلمان زادے کو لازماً مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور پھر یہ مسلمان جو کچھ بھی کرے وہ آپ کے نزدیک اسلامی ہوتا ہے خواہ وہ اصول اسلام کے عین ضد ہی کیوں نہ ہو۔ کچھ بعید نہیں۔ کہ اس بے شعوری کی بنا پر آپ رفتہ رفتہ اسلامی شراب خانہ اسلامی قحبہ خانہ۔ اسلامی قمار خانہ۔ اسلامی رقص گاہیں وغیرہ ناموں کو سننے کے لئے بھی تیار ہو جائیں:۔

مسلمانوں کی زندگی میں ہر طرف یہی تناقض مجھے نظر آ رہا ہے۔ ایک صاحب کسی ہوٹل میں بیٹھے خدا اور رسول کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اور اسلام پر پھبتیاں کس رہے ہیں۔ مگر پھر بھی مسلمان ہیں۔ دوسرے صاحب مارکس پر ایمان لائے ہوئے ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے متعلق خود کہتے ہیں کہ میرے دماغ میں نہیں سماتی۔ مگر یہ بھی مسلمان ہیں تیسرے صاحب سؤر کھاتے ہیں اور زکوٰۃ کا نام تک نہیں جانتے مگر یہ بھی مسلمان۔ ایک اور بزرگ۔ بیوی اور بیٹی کو میم صاحب یا شریمتی بنائے ہوئے سینما لئے جا رہے ہیں۔ یا کسی رقص و سرود کی محفل میں صاحبزادی سے وائلن بجوا رہے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ بھی لفظ مسلمان بھی بدستور چپکا ہوا ہے۔ ایک دوسرے ذات شریف کے لئے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ سب حرام اور شراب۔ زنا۔ سود اور ایسی ہی سب چیزیں حلال۔ اسلام اور اس کی تعلیمات کے متعلق ایک حرف نہیں جانتے۔ زندگی دیکھئے تو ان میں اور ایک ہندو یا عیسائی یا پارسی کی زندگی میں رتی برابر فرق نہیں ہوگا۔ ان کو بھی مسلمان ہی کہا جاتا ہے۔ اسی طریقے سے آپ اپنی جماعت کا جائزہ لیں گے۔ تو اس میں بھانت بھانت کا مسلمان آپکو نظر آئے گا۔ مسلمان کی اتنی قسمیں ملیں گی کہ آپ اس کا شمار نہ کر سکیں گے۔

اسلام کے گھر کو ایک چڑیا گھر سمجھ لیا گیا ہے۔ جس میں چیل۔ کوّے گدھ۔ بٹیر۔ تیتر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں۔ ان میں سے ہر ایک "چڑیا" ہے۔ کیونکہ چڑیا گھر میں داخل ہے۔ کوئی بتائے کہ یہ آخر کیا مذاق ہے۔ اور کب تک جاری رہے گا۔ کیوں نہ ہم اس چڑیا کو توڑ دیں۔ تاکہ اس "چڑیائی قومیت" کا خاتمہ ہو جائے اور ہر چڑیا اپنی اپنی جنس سے جا ملے یہ ناجنسوں کا اجتماع آخر کس معنی میں ہمارے لئے مفید ہے۔

(زمزم لاہور ۷ اپریل)

علماء کی حالت

مسلمانوں کی یہ تباہ حالی اور بربادی کس قدر عبرتناک ہے۔ یقیناً ایک درد مند مسلمان کو خون کے آنسو رلانے والی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ تباہ حالی دور کس طرح ہو لوگ کہتے ہیں کہ علماء اس فتنہ عظیم کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موجودہ زمانہ کے علماء کا جو نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ وہ بتا رہا ہے۔ کہ علماء میں یہ قطعاً اہلیت نہیں کہ وہ اس بے دینی اور کفر و الحاد کی رَو کا مقابلہ کر سکیں۔

اخبار "زمزم" ۱۱ مئی بھی علماء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اگرچہ یہ ایک تلخ اور ناگوار حقیقت ہے کہ جن علماء نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ دینی علوم کی تحصیل میں صرف کیا ہو انہیں لاعلمی کا طعنہ دیا جائے۔ مگر کیا کیا جائے۔ واقعات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ اور سینہ پر پتھر رکھ کر یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے علماء کو قرآن کریم سے بہت بُعد ہے قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کی گہرائی تک پہنچنے کے لئے جس فکر و بصیرت کی ضرورت ہے۔ اس پر شمس بازغہ تصریح اور چغمینی وغیرہ کتابوں نے غلیظ پردے ڈال دیئے ہیں۔ اور علماء کے دماغ اصطلاحات کی بھول بھلیوں میں پھنس کر اس سرچشمہ کو بند کر چکے ہیں۔ جس سے مجتہدانہ بصیرت کی سوتیں ابلتی اور فکر و بصیرت کے فوارے چھوٹتے ہیں۔ یہ سارا نصاب پڑھ کر بھی قرآن حکیم کے مزاج میں داخل حاصل نہیں کر سکتے اور محض کورانہ تقلید کی راہوں کو اختیار کر کے قرآن کی دنیا سے دور جا پڑتے ہیں۔ کس قدر عبرت کا مقام ہے۔ کہ ارسطو کی منطق اور افلاطون کے فلسفہ پر ہم چھ چھ سال صرف کر دیتے ہیں۔ مگر قرآن حکیم جو کتاب فطرت ہے اور براہ راست عقل سلیم اور فطرت صالحہ سے خطاب کرتی ہے۔ اس پر دو سال بھی صرف نہیں کئے جاتے۔ حالانکہ یہی وہ کتاب ہے جس پر ساری عمر بھی صرف کر دی جائے تو سمجھو کہ کچھ بھی صرف نہیں ہوا۔"

(زمزم ۱۱ مئی)

جب "علماء" بالفاظ زمزم علوم قرآن سے قطعی طور پر بے بہرہ ہیں اور مسلمان ہیں کہ ان میں منافقین و فاسقین کی کثرت ہے تو مسلمانوں کی اصلاح کیونکر ہو:۔

چارہ کار

آؤ ہم اس مصیبت عظمیٰ کا علاج اس چارہ گر سے دریافت کریں۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں مبعوث ہوا جس کا مبارک نام آج ہر مسلمان کی زبان پر ہے۔ اور جس نے اپنی قوت قدسیہ سے اندھوں کو بینا کیا۔ بہروں کو شنوا کیا۔ اور مردوں کو زندہ کیا۔ وہ مقدس وجود آج بے شک دنیا میں موجود نہیں۔ مگر اس کی پیاری آواز آج بھی احادیث کے روزن سے ہمارے کانوں میں آ رہی ہے۔ آج بھی وہ مسلمانوں کو یہ کہتا سنائی دیتا ہے کہ اے مسلمانو دیکھو میں نے پہلے سے تمہیں کہا تھا کہ تم گر جاؤ گے تم تباہ ہو جاؤ گے۔ تم ذلیل اور خوار ہو جاؤ گے۔ سو آج تم واقعہ میں ایسے ہی ہو گئے۔ مگر میں نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً یقتل الخنزیر ویکسر الصلیب میں نے تمہیں یہ خوشخبری بھی سنائی تھی کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء الفارس۔ پھر تم کیوں اس حکم عدل کی تلاش نہیں کرتے۔ کیوں اس فارسی الاصل موعود کو نہیں ڈھونڈتے جو ایمان کو ثریا سے لانے والا ہے اگر علماء یہ فریضہ ادا کر سکتے تو مسیح و مہدی کی کیا ضرورت تھی۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود اس گمراہی کا علاج کر لیتے۔ اور کسی مصلح کی آمد کی ضرورت نہ رہتی۔ مگر ایک مصلح کی ضرورت اور اس کے متعلق پیشگوئیوں کا پایا جانا بتا رہا تھا۔ کہ مسلمان از خود ان مصائب کا علاج نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ اس بات پر مجبور ہوں گے کہ آسمان کی طرف آنکھیں اٹھائیں۔ جو مسیحیت و مہدویت کا خلعت پہنے جلوہ گر ہوا۔ اور جو ایمان کو ثریا سے واپس لانے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوا۔ بے شک اپنے عقائد کے خلاف کسی دوسرے کے منہ سے بات سننی گراں گذرتی ہے۔ مگر حق پوشی جیسا جرم اور کوئی نہیں۔ اس کے علاوہ وہ ہمدردی جو ہمیں تمام نوع انسان کے ساتھ ہے۔ اس بات پر ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ ہم یہ بات ان کے سامنے کھول کر رکھ دیں۔ کہ اے مصائب و آلام میں گرفتار مسلمانو! خدا نے تمہاری پکار سن لی۔ اور اس نے محض تمہاری فلاح اور بہبودی کے لئے قادیان میں اس مسیح و مہدی کو بھیج دیا جس کی بعثت کی خبر تم سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن چکے تھے۔ وہ فارسی الاصل بھی ہے۔ وہ موعود کل ادیان بھی ہے۔ وہ مہدی اور مسیح بھی ہے۔ اور وہ دلائل و براہین کا ایک لشکر اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اس کی وجہ سے ایک خالص مسلمان جماعت جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اس کے اردگرد جمع ہے۔ پہلے اس کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکتی تھی۔ مگر اب لاکھوں تک اس کی تعداد پہنچ چکی ہے اور ہر روز اس تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ سعید روحیں اس پاک انسان کی طرف کھنچی چلی آرہی ہیں۔ اور منافقین کی بجائے مومنین کا ایک خالص گروہ تیار ہو رہا ہے۔ جو قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح اسلام کے تمام احکام پر عمل پیرا ہے۔ اور قربانی اور ایثار کے لحاظ سے بڑی بڑی جماعتوں کا مقابلہ کر رہا ہے۔ مسلمانوں کا آج کوئی مرکز نہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کا ایک مرکز ہے۔ جو مذہبی لحاظ سے ایک بڑی تقدیس کا حامل ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کا کوئی زندہ امام نہیں۔ وہ متفرق بھیڑوں کی طرح ادھر ادھر بکھر رہے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ ایک زندہ امام کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ رکھتی ہے۔ وہ اس کے اشاروں پر چلتی۔ اس کے اوامر پر عمل کرتی۔ اور اس کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یہ جماعت ہر لحظہ ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ اپنا قدم بڑھاتی چلی جارہی ہے۔ مسلمان اگر اپنی فلاح چاہتے ہیں۔ مسلمان اگر عزت و کامرانی کی زندگی بسر کرنے کے خواہشمند ہیں تو ہمارا انہیں مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ وہ آئیں۔ اور جماعت احمدیہ کے زندہ امام کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ دیں۔ اگر وہ ایک "زندہ امام" اور "مرکز" کو اختیار نہیں کریں گے۔ تو ابھی کیا ہے۔ وہ اور زیادہ ذلیل ہوں گے۔ اور اور زیادہ ناکامی و خسران کا موہنہ دیکھیں گے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ آپ لوگوں کی طرف سے بھی یہی آواز اٹھ رہی ہے۔ چنانچہ وہ اشعار ملاحظہ فرمالیں جو زمزم ۱۱ مئی کے صفحہ اول پر شائع ہو چکے ہیں۔ ؎

آہ وہ ملت کہ جو رکھتی نہیں زندہ امام
دم بدم دیکھیگا تو اس پر زوال آتا ہوا
وہ سمجھتی ہے جسے جنت کی رہ مستقیم
راستہ جاتا ہے وہ دوزخ کو بل کھاتا ہوا
دین و دنیا کچھ نہیں ملتا ہے مرکز کے بغیر
بے سری ملت پہ ہے ادبار منڈلاتا ہوا

بلاد عربیہ میں تبلیغ احمدیت

جماعت کی مالی قربانی۔ اخلاص اور تعداد میں ترقی

فلسطین کے حالات

بلاد عربیہ عموماً اور فلسطین و شام خصوصاً جن حالات میں سے گذر رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، خصوصاً فلسطین سخت مشکلات میں مبتلا ہے۔ ایک طرف تو آئے دن سارے ملک میں ہڑتال رہتی ہے۔ دوسری طرف کسی دن بیسیوں آدمی بموں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور کسی دن معرکوں میں کام آجاتے ہیں۔ وسائل آمد و رفت حکومت کی طرف سے بالکل منقطع ہیں۔ پہلے تو تذکرۃ المرور (Travelling Card) لینا عرب ہائی کمانڈ کی طرف سے منع تھا۔ جس کی وجہ سے یکم اکتوبر سے نصف جنوری تک باوجود حکومت کی طرف سے ہر ممکن تشدد کرنے اور دباؤ ڈالنے کے۔ قید و بند میں مبتلا کرنے کے کسی عرب نے تذکرۃ المرور نہ لیا۔ اور سب ہی اپنے اپنے مقام پر محبوس رہے۔ اور کاروبار بند ہو گئے۔ مگر پھر جب وسط جنوری میں ان کی طرف سے اجازت ہو گئی۔ تو قوانین کی رو سے بجز اجازت کے نذر انچیف ایک مقام دوسرے مقام پر نہیں جاسکتا۔ اور اس طرح تمام لوگ اپنے اپنے گاؤں میں محبوس رہنے پر مجبور کر دیئے گئے۔ خیال تھا کہ فلسطین کانفرنس لنڈن کامیاب ہو کر کوئی صورت امن پیدا ہو جائیگی مگر افسوس ہے کہ وہ ملتوی ہوتے ہوتے باوجودیکہ شروع نومبر میں منعقد کرنیکا اعلان کیا گیا تھا، فروری میں شروع کی گئی اور آخر ایک ماہ کے انتظار کے بعد بلا نتیجہ ختم ہو گئی۔ فلسطین میں پھر وہی فسادات شروع ہو گئے۔ اور ابھی تک نہیں کہا جاسکتا۔ کہ کب کوئی امن کی صورت پیدا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

ظاہری طور پر حکومت برطانیہ نے کانفرنس میں تاخیر کر کے بہت فائدہ اٹھایا۔ اور اٹھانے کی کوشش کی ہے مثلاً تمام اہم مقامات پر جہاں پہلے ثوار کا زور تھا۔ یا جہاں فوج نہیں پہنچ سکتی تھی یا بوجہ شدت ثوار عارضی کیمپ تھے اب وہاں باقاعدہ کیمپ اور مستحکم فوجی چھاؤنیاں قائم کی ہیں۔ دیہات اور قصبات کی خوب پڑتال کی ہے۔ اور سب شارع گاہوں پر بھاری سے بھاری جرمانوں کی رقم ڈالی گئی ہے۔ اور فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة کے ماتحت سینکڑوں اور ہزاروں کو محبوس کر کے جیل خانوں میں بسیرا کرنے والوں کی تعداد اس وقت تیس ہزار تک پہنچا دی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں یہود کو ان چند ماہ میں یہاں لا بسایا ہے اور تمام سرحدات پر کڑی سی نگرانی قائم کی گئی ہے۔ مگر پھر بھی جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے دونوں طرف سے حکومت کے خلاف آگ بھڑکی ہوئی ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں حیفا۔ یافہ اور قدس میں جو خطرناک بم متعدد مقامات پر پھٹے ان سے ظاہر ہو گیا۔ کہ یہود بھی ہر ایسی تجویز کو جو بظاہر ان کے کسی مفاد کے خلاف ہو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور ان متعدد حوادث سے جو کانفرنس لنڈن کے دوران اور اس کے اختتام پر ہوئے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کی کوئی خاص مشیت ہے۔ جس کے ماتحت سب کچھ ہو رہا ہے۔

ایسے حالات میں ہماری جماعت کے لئے جو ایک تبلیغی جماعت ہے انکی مشکلات کا علم ہو سکتا ہے کہ جسطرح باقی اہل ملک بیکاری اور دماغی تفکرات اور مصائب و آلام میں گرفتار ہوں ویسے ہی ہمارے احمدی بھائی انہی حالات میں سے گذر رہے ہونگے۔ بلکہ اوروں کے لئے تو کسی دوسری طرف سے خطرہ کا امکان نہیں مگر ہماری جماعت کے لئے جو شروع سے ہی علماء اور مشائخ کے فتاویٰ کفر اور قتل کی شکار رہی ہے یہ مصیبت مزید برآں ہے پھر خصوصاً جبکہ امن کا نام و نشان نہ ہو اور دنیا کی تمام توجہ مذہب سے ہٹ کر جھوٹی سیاسی کی طرف ہو اور دین ایمان سب کچھ وطن ہی ہو۔ ایسے حالات میں کیا کچھ مشکلات نہ ہوں گی۔ تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جس قدر آواز بلند ہو سکتی ہے کیجاتی ہے اور امید ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے سلسلہ کی ترقی کے سامان خود بخود پیدا کر دیگا۔

رسالہ البشریٰ

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ البشریٰ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ شائع کیا جاتا رہا اور بلاد عربیہ کے جمیع اطراف میں تقسیم کیا گیا۔ رسالہ ہذا کے ذریعہ بفضلہ تعالےٰ سینکڑوں لوگوں تک ہر ماہ اپنی آواز پہنچائی جاتی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ بعض سعید روحوں کو خدا کے پاک سلسلہ کی طرف کھینچ لانے میں اور توجہ دلانے میں یہ رسالہ کافی مدد کرتا ہے۔ لیکن بلحاظ مالی حالت اس رسالہ کو باہر سے کوئی آمد نہیں۔ اس لئے سب اخراجات اپنے پاس سے ہی ادا کرنے پڑتے ہیں۔ کیونکہ خریداروں کی تعداد بہت تھوڑی ہے اس لئے یہ رسالہ احباب کی خاص توجہ کا محتاج ہے۔ اس کی اہمیت کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ الفاظ جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر فرمائے کافی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی نہایت خوشی کا مقام ہے۔ کہ بعض دور دراز مقامات مثلاً البانیہ وغیرہ سے بھی بعض غیر احمدی احباب کی درخواستیں رسالہ کے لئے پہنچیں۔ جن کے نام اور بعض دیگر لائبریریوں کے نام رسالہ جاری کیا گیا۔

پادریوں کی شکست

عرصہ زیر رپورٹ میں بلاد عربیہ کے بعض بڑے بڑے پادریوں کی طرف خاص طور پر توجہ کی گئی۔ اور ان کے نام احمدیہ لٹریچر بھیجا گیا۔ جن میں سے بعض نے اس قدر کمزوری دکھائی۔ کہ ہمارا لٹریچر ہی واپس کر دیا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ لوگ احمدیہ لٹریچر سے شکست خوردہ ہیں۔ اور اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔

احمدیہ پریس

قبل ازیں احمدیہ پریس عارضی مقام پر عارضی طور پر بنایا گیا تھا۔ جو اب بوجہ تین چار سال گزر جانے کے ناقابل استعمال ہو رہا تھا۔ اس لئے اب بعض احمدی احباب میں تحریک کی گئی۔ اور بفضلہ تعالےٰ تعمیر کے لئے سرمایہ جمع ہوگیا۔ اور بحمد اللہ مستقل طور پر مسجد کے ساتھ احمدیہ پریس کی بنیاد رکھی گئی ہے اور تعمیر کا کام بفضلہ شروع ہے۔ امید ہے۔ کہ ان شاء اللہ چند ایام تک تعمیر ہو جائے گا۔

خدام الاحمدیہ

تعمیری کام میں ممبران خدام الاحمدیہ بفضلہ تعالےٰ کافی حصہ لے رہے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جو احباب پہاڑی مقامات میں عمارتی مشکلات کو جانتے ہیں وہ بخوبی اس امر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کس قدر محنت اور خرچ کرنا پڑتا ہے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ تعمیر کے کام کے لئے ہم کو کوئی اجرت ادا نہیں کرنی پڑتی۔ کیونکہ احباب کبابیر اس معاملہ میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

انگریزوں میں تبلیغ

اس وقت فلسطین میں قریباً بیس پچیس ہزار کے قریب انگریز متعین ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بعض مواقع پر بعض انگریزوں سے ملاقات اور مختصر تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک مینیجر کمپنی کو جزو اول قرآن مجید انگریزی سفارتخانہ کے ذریعہ دیا گیا۔ جسے اس نے نہایت گہری توجہ سے مطالعہ کیا۔ اور شکریہ ادا کیا۔ اور آئندہ کے لئے بعض دیگر کتب کے لئے خواہش کا اظہار کیا۔ جس پر ٹیچنگز آف اسلام بھجوائی گئی۔ اسی طرح بعض انگریز جو مختلف ڈیپارٹمنٹوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ہماری مسجد و مشن دیکھنے کے لئے آئے۔ ان کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک ان کو تبلیغ کی گئی اور تحفہ کے طور پر ان میں سے ہر ایک کو بعض انگریزی کتب مثلاً احمدیت۔ تحفہ لارڈ اروِن۔ اصول اسلام کی فلاسفی وغیرہ دی گئی۔ جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔ اور شکریہ ادا کیا۔ اور جاتے وقت انہوں نے میرے ساتھ اپنا فوٹو لیا۔

تحریک جدید و جوبلی فنڈ

مالی قربانی کے لحاظ سے بھی جماعت نے ترقی کی۔ جن احباب نے گذشتہ سال تحریک جدید اور جوبلی فنڈ میں وعدے کئے تھے۔ سب نے طوعاً میعاد مقررہ کے اندر اندر ادا کر دیئے اور امسال بھی گذشتہ سال کے وعدوں سے باوجود مذکورہ بالا حالات علی قدر استطاعت رکھتے۔ سب ہی نے زیادتی کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

یوم خلافت

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ مبارک دن بھی آیا۔ جس دن کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے سلسلہ حقہ پر پچاس سال پورے ہوتے دیکھے۔ اور پھر اس مبارک خلافت پر پورے بائیس سال بخیر و عافیت پورے ہوتے دیکھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اس مبارک روز ۱۴ مارچ سب احمدی گھروں اور مسجد سیدنا محمودؓ میں چراغاں کیا گیا۔

مدرسہ احمدیہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مدرسہ احمدیہ کے ہر دو حصص بنات و اولاد باقاعدہ جاری رہے۔ فالحمد للہ

نو مبایعین

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ تعالےٰ چار احباب بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ ہوئے۔ جن میں سے ایک بفضلہ تعالیٰ نہایت مخلص اور اعلیٰ درجہ کے ادیب بھی ہیں۔ اور حمص کے رہنے والے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔

درخواست دعا

بالآخر دعا ہے۔ اور احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس ملک کے لوگوں کے دلوں کو قبول حق کے لئے کھول دے۔ اور اس قوم کو جو لم نجعل لھم من دونھم ستراً (کہف) کی مصداق ہے۔ اور وہ قوم ہے۔ جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ہے۔ اور جس کی اصلاح بذریعہ دعا اللھم اصلح امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتی ہے ہدایت عطا فرمائے۔

خاکسار محمد شریف احمدی المبشر الاسلامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخلہ

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ شہر لاہور کے مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء کی رہائش کے لئے کئی سال سے احمدیہ ہوسٹل قائم ہے۔ اس ہوسٹل کے بورڈران بہت حد تک بیرونی بداثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سٹڈی پر نگرانی کے علاوہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ طلباء اسلامی عبادات باقاعدگی سے ادا کریں اور جماعتی کاموں میں حصہ لیں۔ اسی طرح درس قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہوتا ہے۔ احمدیت کے ماحول اور تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہے۔

ہوسٹل کی فیس وغیرہ عموماً وہی ہے جو کالجوں کے باقی ملحقہ ہوسٹلوں میں لی جاتی ہے بلکہ بعض صورتوں میں کم ہے۔ جنہیں ہوسٹل ضمنی اخراجات کو شامل کر کے ۸/۷ ماہوار خوراک کا خرچ قریباً دس روپیہ ماہوار ہے۔ ابتدا میں مبلغ ۲/ فیس داخلہ چارج کی جاتی ہے۔ اور مبلغ ۱۰/ روپیہ بطور ضمانت قابل ادا ہوتے ہیں۔ جو ہوسٹل چھوڑنے پر واپس کر دیئے جاتے ہیں۔

احمدیہ ہوسٹل پنجاب یونیورسٹی سے منظور شدہ ہے اور اس کے زیر نگرانی رہتا ہے۔ ہوسٹل کے قواعد وغیرہ کے متعلق مزید تفصیل سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل ۴۰ ایمپرس روڈ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

لاہور میں صدر احرار کے رویہ کی شدید مذمت

لاہور میں ۱۹ مئی کو جنرل سکرٹری مسلم لیگ کی دعوت پر علماء کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں جنرل سکرٹری نے اپنی تقریر کے دوران میں ریاست حیدر آباد کے متعلق آریوں کی فتنہ انگیزی اور بہاولپور کے خلاف احرار کی شر انگیزی پر روشنی ڈالتے ہوئے تجویز پیش کی۔ کہ تمام علماء اور تمام اسلامی مجالس کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ماہ جون میں بمقام لاہور منعقد کی جائے جس میں فیصلہ کیا جائے۔ کہ اگر حکومت پنجاب نے اس آریہ اور احرار ایجی ٹیشن کا معقول انتظام نہ کیا۔ تو آل انڈیا مسلم لیگ کے قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح سے عملی اقدام کے لئے اجازت حاصل کر کے اسلامی ریاستوں کے خلاف ان تحریکات کی روک تھام کا انتظام کیا جائے۔ اس تجویز کی تمام اجلاس نے تائید کی۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ ماہ جون کے آخر میں کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔

ایک قرار داد کے ذریعہ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی صدر مجلس احرار کے اس بیان کی جو اس نے بہاولپور کے متعلق دیا ہے۔ پر زور مذمت کی گئی۔

وزیری جرگہ نے گورنمنٹ کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا

بنوں ۱۹ مئی۔ میران شاہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ اتوار کو نوری خیل وزیریوں کا ایک بہت بڑا جرگہ بلایا گیا جس میں کافی سے زیادہ نوری خیل نمائندگان نے سرکاری اعتباری ضمانت پر شمولیت کی۔ دوران گفتگو میں ملکوں نے گورنمنٹ کی اس شرط کے ماننے کا اقرار کیا۔ کہ وہ بطور ضمانت بندوقیں اور اپنے آدمی بطور یرغمال دے دینگے۔ مگر باقی شرائط ماننے سے انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا کہ وہ ہرگز ہرگز اس بات کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ وہ ڈاکوؤں اور مفروروں کو پہاڑ سے بلا کر گورنمنٹ کے حوالے کر دیں۔ نیز وہ گورنمنٹ کو یقین دلا سکتے ہیں۔ کہ فقیر ایپی اس وقت ان کے علاقہ میں نہیں ہے۔ اس کے عوض گورنمنٹ نے جس دن سے ان کو غیبورہ کے علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ آج تک کے تمام بقایا انعامات۔ الاؤنس اور تنخواہیں دی جائیں گی۔ نیز ملازمت اور ٹھیکہ جات میں بھی بدستور سابق حصہ دیا جائے گا۔ مگر گورنمنٹ نے سر دست ان شرائط کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو تحریر کرنے کا وعدہ کیا۔ یاد رہے۔ کہ داؤ خیل اور احمد زئی قبائل کی اس سے قبل گورنمنٹ سے صلح ہو چکی ہے۔ اور فقیر ایپی اور خلیفہ جیر دل وغیرہ انہی قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔

تارکیشور میں مسٹر بوس کی تقریر

تارکیشور (بنگال) ۲۰ مئی سیرام پور سب ڈویژنل پولیٹیکل کانفرنس میں اپنی صدارتی تقریر کے دوران میں مسٹر بوس نے فارورڈ بلاک کے ترقی پسند پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کے دو پہلو ہیں۔ اول تو کانگرسیوں کی حیثیت میں ہمیں کانگرس کے موجودہ پروگرام پر عمل کرنا چاہئے اور دوسرے یہ کہ ہم آئندہ کانگرس سیشن میں کانگرس کے سامنے اپنا ترقی پسند پروگرام رکھ کر اسے منوانے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے کانگرس کے پروگرام پر عمل کرنے کے لئے ہمیں ایک نئے انقلابی جوش اور سپرٹ کی ضرورت ہے۔ ملک کی سیاسی حالت کے ذکر میں مسٹر بوس نے کہا۔ کہ اگر آپ سچ سوراج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کو قومی جنگ کے لئے ملک کو تیار کرنے کی خاطر فوری اقدام کرنے پڑینگے۔ گاندھی جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ سول نافرمانی شروع کرنے کے لئے ابھی موزوں فضا پیدا نہیں ہو سکی۔ اس کا موزوں ترین جواب یہ ہے۔ کہ ہم عوام میں سرگرم کام

شروع کر دیں۔ اس الزام کے متعلق کہ سبھاش بابو نے کانگرس میں پھوٹ ڈال دی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اتحاد بذات خود ہمارا نصب العین نہیں۔ بلکہ آزادی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اور اس کے علاوہ ۱۹۱۹-۱۹۲۰ء میں دو دفعہ کانگرس میں جو پھوٹ پڑی تھی۔ اس سے نقصان ہونے کی بجائے در اصل ان واقعات نے ایک اصلی اتحاد کے لئے راستہ صاف کر دیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھاکر صاحب راجکوٹ کا فتح مندانہ اعلان

۲۰ مئی کو ٹھاکر صاحب راجکوٹ نے دربار منعقد کیا جس میں اصلاحات کی سفارش کے لئے کمیٹی کے تقرر متشددانہ قوانین کی تنسیخ ضبط شدہ جائدادوں اور جرمانوں کی واپسی اور ریاست میں سول لبرٹیز کا اعلان کیا گیا جس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ چونکہ ریاست میں حالات معمول پر آگئے ہیں۔ اور گاندھی جی کے ۱۸ مئی کے بیان کے پیش نظر جس میں انہوں نے لوگوں کو براہ راست ہم تک پہنچنے کی تلقین کی ہے۔ آئندہ کسی قسم کی ایجی ٹیشن کے پیدا ہونے کے امکانات نہیں۔ لہٰذا ہم اعلان کرتے ہیں کہ ایجی ٹیشن سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے اگست ۱۹۳۸ء سے جتنے احکام جاری کئے گئے تھے۔ وہ اب منسوخ کئے جاتے ہیں۔ دوسرے تمام وصول شدہ جرمانے۔ تمام ضبط شدہ جائدادیں اور ضبط شدہ جائدادوں کی فروخت سے وصول شدہ روپیہ مالکان جائداد کی درخواستیں موصول ہونے پر واپس کر دی جائیں گی۔ جو جرمانے وصول نہیں کئے گئے وہ منسوخ کئے جاتے ہیں۔ تیسرے ریاست کے تمام شہری آج سے شہری حقوق اور سول لبرٹیز کا لطف اٹھائیں گے۔ جب تک کہ وہ ریاست کے قانون کی حدود کے اندر رہیں گے۔

احرار و جمعیۃ العلماء کی مشترکہ کانفرنس بمبئی کی قرار دادیں

بمبئی میں ۲۰ مئی کو احرار اور جمعیۃ العلماء کی مشترکہ کانفرنس کے کھلے اجلاس میں حسب ذیل مضمون کی قرار داد پاس کی گئی۔

ہندوستان کے مسلمان اس غلطی کا اعادہ نہ کریں گے جس کا ارتکاب انہوں نے ۱۹۱۴ء میں کیا تھا۔ اور نہ ہی برطانوی شہنشاہیت کی حفاظت کے لئے روپیہ اور فوجی بھرتی سے مدد دیں گے۔ نیز اس قرار داد میں جنگ عظیم کے دوران میں مسلمانوں کی قربانیوں اور ہندوستان فلسطین اور مقامات مقدسہ کی نسبت حکومت برطانیہ کی وعدہ خلافیوں کا تذکرہ کیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ آئندہ جنگ میں ایسی تدابیر اختیار کی جائینگی جن سے ہندوستان اور اسلامی ممالک آزاد ہو سکیں۔ ریزولیوشن میں یہ بھی اعلان کیا گیا کہ گاندھی جی یا کانگرس کی کسی ایسی مفاہمت کو قبول نہ کیا جائے گا جس میں ہندوستان اور اسلامی ممالک کی آزادی کے مطالبات کو منظور نہ کیا گیا۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ حیدر آباد میں آریوں کی تحریک کی مذمت کی گئی۔

مولانا واحد صاحب

ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ و میونسپل کمشنر دہلی ارقام فرماتے ہیں۔ "بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھنے کو دی تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ثقہ طبع لوگ اب خود ثقہ طریقے سے بات نہیں سنتے ان کے سنانے کے لئے ایسی ہی دلچسپ انوکھے طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔" کتاب قول سدید کے متعلق ایک دو نہیں سینکڑوں معزز احمدی اور غیر احمدی دوستوں کی رائے منگوائیے یا کتاب مفت منگوا لیجئے اگر تبلیغ کا موثر طریقہ ثابت ہو تو ایک ہفتہ کے اندر دو روپیہ قیمت روانہ فرمائیے ورنہ کتاب واپس کر دیجئے گا۔ کیا مفت منگوانے میں بھی کچھ آپکو عذر ہے جس میں مفت بھی کتاب منگوا کر تبلیغ کرنے کا جوش نہیں اس کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ کتاب منگوانے کا پتہ مینجر رسالہ دستکاری دہلی۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

فلسطین کے بارہ میں شہنشاہ ایران کی ہمدردی

لنڈن کے جریدہ سنڈے ڈسپیچ میں پروزیٹا فوربس ایک صحیفہ نویس خاتون نے شہنشاہ ایران سے اپنی ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ شہنشاہ نے فرمایا۔ دولت برطانیہ وہ حکومت ہے جس کے ماتحت مسلمانوں کی سب سے بڑی تعداد آباد ہے لیکن اگر تم نے فلسطین کے معاملہ میں اپنی سیاست کو نہ بدلا تو تمام ہمدردیاں کھو دو گے فرانس نے شمالی افریقہ میں تم سے اچھا سلوک عربوں کے ساتھ کیا۔ لیکن تم فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرنا چاہتے۔ تو تم اس طرح نقصان اٹھاؤ گے۔ تم سے نو کروڑ مسلمانان ہندوستان متنفر ہیں۔ اور تم اپنی سیاست سے ان میں اور زیادہ نفرت پیدا کر دو گے تم نے جنگ عظیم میں قابل لحاظ اعانت۔ ہندوستان کی اسلامی ریاستوں حیدرآباد۔ بھوپال وغیرہ سے حاصل کی ہے۔ اور اب تم ان سب کو اپنا دشمن بنا رہے ہو۔ جس سے تم آئندہ کے لئے ان کی ہمدردیاں کھو دو گے ایران۔ ترکی۔ اور افغانستان کو مجبوراً اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے اٹھنا ہی پڑیگا اس طرح تم کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تم دنیا کی سب سے بڑی قوم سے دشمنی مول لے رہے ہو۔ اور پھر ان تمام طاقتوں سے تم کسی سے ذرہ برابر فائدہ حاصل نہیں کر سکتے تم کو معلوم ہے کہ یہودی دنیا میں کتھوڑے نہیں۔ اگر فلسطین کے ریگستانی ساحلوں تک ریگ ہٹا کر بھی وہاں یہودی بسائے جائیں۔ تب بھی فلسطین کا ذرا سا ٹکڑہ ان یہودیوں کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیڈا کی پارلیمنٹ میں ملک معظم کی تقریر

اٹاوہ میں ۱۹ مئی کو جب ملک معظم پہنچے تو پارلیمنٹ بلڈنگ میں انہوں نے ہر دو ایوان کے مشترکہ اجلاس میں کئی بلوں کی منظوری دی۔ اس سلسلہ میں آپ نے کہا کہ میرے والد نے کہا تھا کہ برطانوی سلطنت کی یک جہتی کا اظہار اب ویسٹ منسٹر میں قدیم پارلیمنٹ کی برتری و فضیلت میں نہیں۔ بلکہ اس کا اظہار مختلف اقوام کے جو حکومت کے مشترکہ اصول پر عمل پیرا ہیں۔ آزادانہ میل جول میں ہے۔ کیونکہ یہ اقوام امن و آزادی کے اصول اور تاج برطانیہ کے لئے مشترکہ وفاداری سے ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ اپنے دورہ کے متعلق ملک معظم نے کہا۔ کہ مجھے پوری امید ہے کہ اس دورہ سے کینیڈا کے لوگوں میں اپنے اتحاد کا گہرا احساس پیدا ہو جائے گا مجھے یہ بھی امید ہے کہ ریاست ہائے متحدہ میں میرے دورہ کا یہ اثر ہوگا۔ کہ اس ملک اور برطانوی کامن ویلتھ کے درمیان دوستانہ تعلقات اور بھی مضبوط ہو جائینگے۔

برطانوی تجاویز سے یہود اور عرب دونوں مطمئن نہیں

لنڈن ۱۹ مئی مسئلہ فلسطین کے متعلق برطانوی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے یہود ایجنسی کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ برطانیہ کی نئی پالیسی کا مطلب یہودی یہ لیتے ہیں کہ اختیارات عرب اکثریت کو تفویض کر دیئے گئے ہیں۔ اور یہودیوں کو اس اکثریت کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ نیز یہ پالیسی یہودیوں کے لئے ان کے اپنے وطن ہی میں ایک الگ آبادی بنا دے گی۔ یہودی اس "وعدہ خلافی" کو عرب دہشت انگیزی کے آگے ہتھیار ڈال دینا تصور کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ اس سے یہودیوں اور عربوں کے درمیان اختلاف کی خلیج اور زیادہ وسیع ہو جائے گی یہودیوں کی اس تاریخ کے اس تاریک ترین دور میں برطانیہ چاہتا ہے۔ کہ یہودیوں کو ان کی آخری امید سے بھی محروم کر دے۔ اور ان کے لئے اپنے وطن جانے کا راستہ بند کر دے۔ یہ ایک بے رحمی کا وار ہے لیکن اس سے یہودی پست ہمت نہیں ہونگے

لنڈن کے عرب حلقے فلسطین سے متعلق نئی برطانوی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے انتقالی مدت کی طوالت پر سخت مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کے خیال میں انتقالی مدت زیادہ سے زیادہ تین سال ہونی چاہیئے تھی۔ ہندوستانی مسلمانوں کا نقطہ نگاہ سید حسرت موہانی صاحب نے ظاہر کیا ہے۔ جو آل انڈیا مسلم لیگ کے سرگرم رکن ہیں آپ نے بھی اعلان کیا ہے کہ انتقالی مدت بہت طویل ہے

فلسطین کے معاہدہ میں قرطاس ابیض پر لیبر ممبروں کے خیال کا اظہار اس نکتہ چینی سے ہوتا ہے۔ جو اگلے بنچوں پر بیٹھنے والے ایک لیبر ممبر نے کی ہے۔ موصوف نے کہا یہ تجویز گزشتہ معاہدوں کی خلاف ورزی ہے۔ اور کوئی تصفیہ پیش نہیں کرتی بلکہ ایک نہایت خوفناک قسم کا استعماری اقدام ہے۔ کیونکہ اگر یہودیوں کی طرف سے تعاون نہ کیا گیا تو انتقالی مدت غیر معین عرصہ کے لئے طویل ہو جائے گی۔

جنگ کی صورت میں برطانیہ روس کی امداد کرے گا

حکومت روس کے اس فیصلہ سے کہ موسیو پوٹمکن کے بجائے جنیوا میں موسیو مائیسکی کو بھیجا جائے۔ سخت حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ زیادہ حیرت اس لئے بھی ہو رہی ہے کہ لیگ کونسل کا اجلاس محض اس لئے ایک ہفتہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ کہ تا موسیو پوٹمکن کو شمولیت کے لئے وقت مل سکے۔ روسی حکومت نے کہا تھا۔ کہ موسیو پوٹمکن کو کچھ وقت ملنا چاہیئے تاکہ وہ ماسکو میں رہ کر اپنے سفر ترکی۔ بلغاریہ اور پولینڈ کا حال حکومت کے پیش کر سکیں۔ اور کہا گیا تھا کہ اس کے بعد موسیو پوٹمکن نہایت خوشی سے لارڈ ہیلیفکس اور موسیو بونے سے ملاقات کریں گے۔ لیگ کونسل کی دوسری حکومتوں نے روس کی یہ درخواست بخوشی منظور کر لی تھی۔ اور اجلاس کو ملتوی کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن اب اگر کوئی نئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی تو معاملہ یہیں تک رہے گا۔ کہ جنیوا میں لارڈ ہیلیفکس وہ دوستانہ گفت و شنید جاری رکھیں گے جو انہوں نے لنڈن میں موسیو مائیسکی کے ساتھ شروع کر رکھی تھی۔

روس کے فیصلہ میں یہ اچانک تبدیلی ابھی تک ایک معمہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی وجود معلوم ہوتے ہیں۔ خصوصاً حکومت روس اس خبر کی تردید کر رہی ہے کہ روس نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ جنیوا کے اجلاس تک گفت و شنید بند کر دی جائے اور یہ کہ جب مختلف سیاستدان جنیوا میں جمع ہو جائینگے تو باہمی دوستانہ بات چیت سے معاملات سلجھ جائیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ حکومت روس کو ڈر تھا کہ جنیوا کی بات چیت سفارتی گفت و شنید کی جگہ نہ اختیار کر لے۔

اس سلسلہ میں ٹائمز رقمطراز ہے کہ روسی حکومت کو برطانی جواب دینے میں تاخیر نہیں ہوگی۔ بلکہ اب نئی امید پیدا ہو گئی ہے کہ سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اور روس کو یقین دلایا جائے گا کہ اگر اپنے معاہدوں کی وجہ سے اسے جنگ میں شامل ہونا پڑا تو برطانیہ بھی اس کی امداد کرے گا۔ روس کو سب سے زیادہ ڈر اسی بات کا تھا کہ کہیں جنگ کی صورت میں اسے چھوڑ نہ دیا جائے

۔ ابھی کوسٹالن نے بھی اپنی تقریر میں اس قسم کے خطرات کا اظہار کیا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ روس کے سامنے اس وقت سب سے بڑا مسئلہ اپنے آپ کو ان لوگوں

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چنبن آملہ ہیر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ مینیجر

حیدر آباد دکن میں اچھوت اقوام سے بہترین سلوک کیا جاتا ہے

احقر حیدر آباد دکن میں تقریباً ۲ سال بطور سکرٹری آدی ڈراوڈ (ایجوکیشنل لیگ) خدمت گذار رہا جس کے زیر انتظام پست اقوام کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ۱۶ سکول دن کے اور ۱۰ نائٹ سکول ۱۹۳۰ء میں جاری کھولے گئے تھے۔ ان سکولوں کے اندر بوائز سکاٹ سسٹم اور بینڈ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ لڑکوں کے سکولوں کے علاوہ گرلز سکول بھی جاری کئے گئے تھے۔ جن میں گرلز گائیڈ کی تعلیم دی جاتی رہی ہے۔ اس جگہ یہ ظاہر کرنا میں اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔ کہ جس قدر غریب پست اقوام کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اعلےٰ سہولتیں نظام گورنمنٹ میں نصیب ہیں۔ وہ کسی ہندو ریاست یا ہندو فرقہ کے ماتحت ایسی فراخدلی سے پست اقوام کی تعلیم و تربیت کے لئے نظر نہیں پڑتیں۔

(۲) حیدر آباد دکن کی ہندو پبلک میں زیادہ تر ہماری پست اقوام کے اچھوت یعنی غریب پست اقوام کہلانے والی غریب جاتیاں ہی ہیں۔

(۳) اچھوت اقوام اور غریب ہندو استری جاتی کے متعلق منوسمرتی جیسی دھرم پستکوں کے اندر جو حقارت آمیز اشلوک درج ہیں۔ اور جو صدیوں سے متواتر چلے آرہے ہیں۔ پہلے ان کے انسداد کے لئے یعنی ان سوشل خرابیوں کی اصلاح کے لئے بھی اگر کسی جگہ پرستیہ آگرہ ہوتا۔ تو کیا ہی بہتر ہوتا۔

(۴) ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک سینکڑوں ہندو روزانہ اخبار انگریزی میں۔ ورنیکولر میں اور ہزارہا ہفتہ وار اور ماہواری رسالے ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی ایسا نظر نہیں پڑتا۔ جو غریب ہندو استری جاتی کے پیدائشی حقوق کے لئے اور اچھوت کہلانے والی غریب پست اقوام کے اپنے نقطہ خیال سے لکھے ہوئے مضامین کو اپنے اخباروں میں جگہ دینے کے لئے رضامند ہوں۔ باوجود اس کے فراخدلی کے ساتھ لفظی نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔

(۵) دنیا کی تمدنی تواریخ بتلاتی ہے۔ کہ اگر کسی جگہ رعایا کو۔ کوئی نیا کام کرنا ہو۔ تو اس کے لئے پہلے اپنی گورنمنٹ سے باقاعدہ اجازت حاصل کر کے وہ کام شروع کرنا یہی سچا تمدن ہے۔ دیوی دیال سکرٹری آدی اچھوت سبھا فیروز پور

جماعت احمدیہ گنج (مغلپورہ) کا سالانہ جلسہ

۱۳-۱۴ مئی کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اس مرتبہ بعض خصوصیات ہیں۔

(۱) جناب ناظر صاحب اعلےٰ و جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے بذات خود شمولیت فرمائی۔ اور جناب ناظر صاحب اعلےٰ نے تو تقریر بھی کی۔

(۲) دور دور کی جماعتوں کے اصحاب نیز قرب و جوار کے دیہاتوں کے احباب مواعظ حسنہ سے مستفیض ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔ اور جلسہ کی رونق کو بڑھانے کا موجب۔

(۳) جلسہ بفضلہ تعالےٰ بخیر و خوبی ہوا۔ پولیس کا انتظام گذشتہ سالوں کی نسبت نہایت اچھا رہا۔ اور اس لحاظ سے وہ شکریہ کی مستحق ہے۔ چند خاکسار بھی پہلے اجلاس میں شامل جلسہ ہوئے

(۴) تقاریر کی ترتیب نہایت اچھی رہی اور غیر احمدی سامعین کی تعداد پہلے کی نسبت اس مرتبہ زیادہ تھی۔

(۵) جلسہ لاہور کے مرکزی انتظام کے ماتحت منعقد ہوا۔ جناب امیر جماعت اور سکرٹری امور عامہ نے تقاریر فرمائیں اور سکرٹری صاحب تبلیغ نے انتظامات کی نگرانی کی۔ دوسرے اراکین و احباب جماعت لاہور نے کثرت سے شمولیت فرمائی۔ (۶) مقامی خدام الاحمدیہ نے جلسہ گاہ کی درستی اور دوسرے احباب نے دوسرے انتظامات میں نہایت محنت سے کام کیا۔ خاکسار احمد جان

موتی سرمہ کی قبولیت

دنیا مان چکی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شب کوری۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

سردار صاحب آپ کے سرمہ کی بہت تعریف کرتے ہیں

جناب دوست محمد خان صاحب حجانہ ڈیرہ غازیخان سے لکھتے ہیں کہ براہ کرم موتی سرمہ دس روپے کا بذریعہ وی پی بنام جناب خانصاحب" سردار حاجی محمد خان صاحب رسالدار بہادر کے نام جسقدر جلد ممکن ہو سکے۔ ارسال فرمائیے۔ سردار صاحب ممدوح آپ کے سرمہ کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ یہ سرمہ اسقدر مفید ہے کہ ہم عام طور پر اسے منگوا کر غرباء میں مفت تقسیم کرتے رہتے ہیں۔"

ٹھاکر صاحب اس سرمہ پر گرویدہ ہو گئے

جناب ٹھاکر دھرم سنگھ صاحب چک ۹۵ ضلع منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا موتی سرمہ نہ صرف میں نے خود ہی استعمال کیا۔ بلکہ اور لوگوں کو بھی کثرت سے استعمال کرایا۔ واقعی یہ دھند۔ سرخی ککرے۔ پڑبال۔ جالا۔ خارش چشم وغیرہ کے لئے اکسیر ہے اور تندرست آنکھوں کیلئے تریاق۔ آپ کا دیانتدارانہ رویہ قابل تعریف۔ پرماتما آپکو ترقی کے معراج پر پہنچائے۔ ایکتولہ سرمہ جلد اول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

ضرورت معلم

ایک ایسے نوجوان مولوی صاحب کی ضرورت ہے جو انگریزی بھی جانتے ہوں۔ اور علاقہ مدراس کے ایک شہر میں جماعت احمدیہ کی تعلیم اور تربیت کر سکیں۔ مفتی محمد صادق عفی عنہ قادیان

ضرورت ہے

ایسے امیدواروں کی جو اوورسیر۔ سب اوورسیر کی تعلیم کے علاوہ سٹی اینڈ گلڈس لنڈن کا امتحان بھی پاس کرنا چاہیں۔ پراسپکٹس مفت منیجر جے۔ بی انجنیرنگ کالج لدھیانہ

رشتہ درکار ہے

ایک احمدی دوست عمر ۲۴ سال کے لئے جو لاہور چھاؤنی میں بمشاہرہ ۱۰۰ ماہوار ملازم ہیں۔ رشتہ درکار ہے۔ اچھی زمیندار خاندان سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ب۔ معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

ایک دوست جو غیر زراعت پیشہ ہیں۔ اپنی زمین بعض ضروریات کے ماتحت فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ زمین قادیان سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ زمین اعلےٰ قسم کی ہے اگر کوئی غیر زراعت پیشہ دوست یہ زمین خرید کرنا چاہیں۔ تو میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

خاکسار۔ فتح محمد سیال ایم۔ اے۔ قادیان

424

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۰ مئی: ڈاکٹر گوکل چند کی جگہ پراونشل ہندو سبھا کے صدر راجہ نریندر ناتھ ہوئے ہیں۔

پیرس ۱۹ مئی: بیان کیا جاتا ہے کہ جمہوریہ سپین کے ایک سابق وزیر کو جو آج کل پیرس میں قیام پذیر ہیں ۷ مئی کی شب کو جنرل فرینکو کے چند ایجنٹوں نے معہ ان کی لیڈی اور دو سپینی پناہ گزینوں کے کرسیوں سے جکڑ دیا اور جوڑنے والے پلاسٹر سے ان کے منہ بند کر دیئے۔ ان کی نکٹائیوں پر جنرل فرینکو کے جھنڈے بنا دیئے۔ برسیلز کی اطلاع ہے کہ سپین کے جمہوریت پسندوں کو نہایت وحشیانہ سزائیں دی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں اینگلو کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کی رو سے سپین کے جمہوریت پسندوں کے لئے انصاف و انسانیت کا مطالبہ کیا ہے اور ان کو منتقمانہ سزا دیئے جانے کے خلاف بھی پروٹسٹ کیا ہے۔

لکھنؤ ۲۰ مئی: آج پبلک میں تبرا کرنے پر ۱۱۳ شیعوں کو گرفتار کیا گیا۔ اس وقت تک ۹۴۳۷ شیعہ گرفتار ہو چکے ہیں۔

برلن ۲۰ مئی: جرمنی اور لیتھونیا کے مابین تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے اب جرمنی لیتھونیا کے لئے میمل کی جانب کچھ فاصلہ پر ایک اور بندرگاہ کھول دیگا۔ اس معاہدہ کی رو سے لیتھونیا کو اپنی تمام ضروریات کا تہائی جرمنی سے خریدنا ہوگا۔

روم ۲۰ مئی: آج کاؤنٹ کیانو برلن کے لئے روانہ ہو گئے ہیں جہاں سوموار کی صبح کو پہنچیں گے اور سوموار کو وہ اور ہیر وان ربن ٹراپ اطالوی جرمن ملٹری پیکٹ پر دستخط کریں گے اس کے بعد کاؤنٹ کیانو ہیر ہٹلر سے ملاقات کریں گے۔

بمبئی ۱۹ مئی: بمبئی گورنمنٹ نے بندش شراب کے لئے جو پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ گورنر بمبئی کی طرف سے اس کی زبردست حمایت ہو رہی ہے۔ چنانچہ آئندہ یکم اگست سے گورنمنٹ ہاؤس میں شراب کا استعمال بالکل بند ہو جائے گا۔ خاص تقاریب اور دعوتوں میں بھی اس کے استعمال کی قطعاً ممانعت ہوگی۔ یورپین طبقہ نے گورنر کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا ہے۔ اور گورنمنٹ بمبئی کو یقین دلایا ہے کہ اگرچہ یورپین گورنمنٹ کی اس پالیسی سے متفق نہیں۔ مگر وہ صوبہ کے قانون کے پابند رہیں گے۔

لاہور ۲۰ مئی: آج ادیب عالم کے تمام طلباء ایک ڈیپوٹیشن کی صورت میں کنٹرولر پنجاب یونیورسٹی سے ملے اور درخواست کی کہ پرچے نمبر ۵ و نمبر ۵ بہت مشکل ہیں صاحب موصوف نے طلباء سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے امداد کا وعدہ کیا۔

شملہ ۲۰ مئی: ۱۳ مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۸ لاکھ روپیہ کا سونا بمبئی کی بندرگاہ سے غیر ممالک کو بھیجا گیا۔

کلکتہ ۱۹ مئی: بنگال اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گورنر بنگال کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا جائے جس میں ان سے درخواست کی جائے۔ کہ حکومت ہند کی وساطت سے حکومت برما پر زور دیں کہ برما میں آباد ہونے والے ہندوستانیوں پر قیود نہ عائد کی جائیں۔

پیرس ۲۰ مئی: آج فرانسیسی کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اصولی طور پر اسکندرونہ کا علاقہ ترکی کو واپس کر دیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی اور فرانس میں معاہدہ کی تمام شرائط طے ہو گئی ہیں اور جلد دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدہ کی دفعات وہی ہیں جو ترکی اور برطانیہ کے معاہدہ کی شرائط ہیں۔

میونک ۱۹ مئی: کہا جاتا ہے کہ میونک کے ان یہودیوں کو جن کی کوئی جائداد نہیں ہے حکومت نے جولائی کے اختتام تک جرمنی سے نکل جانے کا حکم دیدیا ہے۔ ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔

بیت المقدس ۲۰ مئی: یہودیوں نے ایک لیفٹیننٹ کو گولی سے مجروح کر دیا۔ جبکہ تین دو عربوں کو زخمی کر دیا۔ ایک جہاز جس میں رائفلیں، بم، بندوقیں پستول، کارتوس وغیرہ یہودیوں کے لئے آرہے تھے۔ بحری فوج نے اس کے تمام سامان پر قبضہ کر لیا۔

لنڈن ۲۰ مئی: انگلستان کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ملک معظم اپنا یوم پیدائش ملک سے باہر کینیڈا کے دارالسلطنت اٹاوہ میں منا رہے ہیں۔ آج اٹاوہ میں سرکاری طور پر تعطیل منائی گئی

لنڈن ۲۰ مئی: جرمنی اخبارات میں مسٹر چیمبرلین کی تقریر پر سخت لے دے ہو رہی ہے۔ بلکہ ڈاکٹر گوئبلز نے اپنے ایک بیان میں ان کے خلاف دشنام طرازی سے کام لیا ہے۔

روم ۲۰ مئی: آج مسولینی نے ایک تقریر میں اعلان کیا کہ جب جرمنی کے ساتھ اٹلی کا معاہدہ ہو جائے گا تو ۱۵ کروڑ انسانوں کا ایک ایسا محاذ قائم ہو جائے گا جس سے کوئی ٹکر نہیں کھا سکے گا۔ نیز کہا کہ ہمارا یہ بلاک امن کے لئے ہے۔ لیکن اگر دقیانوسی اور رجعت پسند جمہوری طاقتوں نے ہمارا راستہ روکا تو ہم ان پر زبردستی امن ٹھونس دیں گے ابھی تو ہم خاموش ہیں لیکن وقت آنے پر دنیا اطالوی قوم کی آواز سنے گی۔ ہم ۴½ کروڑ اطالوی ہیں۔ جن میں سے ایک کروڑ سپاہی ہیں۔

امرتسر ۲۰ مئی: گندم ہاڑ ۳ روپے ۱۰ آنے۔ گندم اسوج ۳ روپے ۱۱ آنے نخود ۳ روپے ۷ آنے سونا ۳۶ روپے ۱۱ آنے۔ چاندی ۵۰ روپے ۸ آنے پونڈ ۲۳ روپے ۱۰ آنے۔

ٹوکیو ۱۹ مئی: جاپانی اخبارات میں برطانیہ۔ امریکہ۔ اور فرانس کے خلاف نہایت خفگی کا اظہار کیا جا رہا ہے کیونکہ کیولنگ سو میں برطانوی۔ امریکن اور فرانسیسی فوج کے اترنے پر ایک جاپانی اخبار لکھتا ہے۔ کہ اگر جاپان نے بین الاقوامی چینی نوآبادیوں کا خاتمہ نہ کیا تو اس کی چین میں تمام فتوحات بے معنی ہو جائیں گی۔

لاہور ۲۰ مئی: پریذیڈنٹ پنجاب پراونشل مسلم لیگ لاہور نے ایک گفتگو کے دوران میں کہا کہ مجوزہ فیڈریشن سکیم کو مسلمانان ہند کے لئے اور بالخصوص اقلیتوں کے لئے میں ناقابل قبول سمجھتا ہوں۔ اگر فیڈریشن کو مجوزہ پوزیشن میں نافذ کیا گیا تو آل انڈیا مسلم لیگ اس کی زبردست مخالفت کرے گی۔ اور وقت آنے پر مسلم لیگ کا ہر رکن ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوگا۔

بہاولپور ۲۰ مئی: پبلسٹی آفیسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل ۱۲ سیاسی قیدیوں کو معافی مانگنے پر رہا کر دیا گیا۔ ان لوگوں نے تحریری معاہدہ کیا ہے کہ وہ حکومت بہاولپور کے وفادار رہیں گے۔ اور کوئی خلاف قانون کارروائی نہ کریں گے۔

پشاور ۲۰ مئی: کچھ کانگرسی یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پشاور چھاؤنی کی پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کے لئے مسٹر سبھاش چندر بوس کو بلایا جائے اس وجہ سے کانفرنس مئی کے تیسرے ہفتہ کی بجائے جون کے آخر میں منعقد ہوگی۔ تاکہ مسٹر بوس اپنے لاہور کے پروگرام کے بعد یہاں آسکیں۔

میڈرڈ ۲۰ مئی: جنرل فرینکو نے فوجی پریڈ کے اختتام پر ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ تجدید تعمیر کے امور میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں اور یورپ میں قیام امن کے لئے دوسری حکومتوں کا ساتھ دیں۔

لنڈن ۲۰ مئی: معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ ہالینڈ مستعفی ہو گیا ہے مستعفی ہونے کی وجہ [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی